Synopsis for Ph.D in Urdu

Title:

اردو افسانوں میں شہری مسائل کی عکاسی

(اکیسویں صدی کے نمائندہ افسانہ نگاروں کے حوالے سے)

(URDU AFSANON ME SHAHRI MASAEL KI AKKASI)

(IKKISWEEN SADI KE NUMAENDA AFSANA NIGARON KE HAWALE SE)

Name of the Research Scholar

Md Reyazuddin

Mobile No: 9162090838

ROLL NO: 02

ENROLMENT NO : E2220013

University Department of Urdu

Lalit Narayan Mithila University, Darbhanga

synopsis For Ph.D Degree in Urdu

L.N.M.U Kameshwarnagar, Darbhanga,

Bihar

Name of the Scholar : Md Reyazuddin

Name of the Supervisor:

موضوع کا تعارف (Introduction of Topic)

افسانہ اردو ادب کی مقبول ترین صنف ہے۔اس کی وجہ یہ رہی کہ داستان انسانی تخیل کے تدریجی ارتقا کا ساتھ نہ دے سکی اور ناول اپنی طوالت کی وجہ سے پیچھے رہ گیا جبکہ وجود کے اعتبار سے دونوں اصناف قدیم ہیں۔داستان کی پہلی کتاب 1635ء میں "سب رس" کے نام سے ملا وجہی نے تحریر کیا اور "مراۃ العروس" کے عنوان سے ڈپٹی نذیر نے 1869ء میں اردو میں ناول نگاری کی بنیاد ڈالی۔یوں تو اس سے پہلے 1903ء میں راشد الخیری "نصیر اور خدیجہ" اور 1906ء میں سجاد حید ریلدرم "احمد" کے عنوان سے افسانے لکھ چکے تھے۔وقار عظیم اور قمر رئیس نے فنی سقم کی نشاندہی کر کے اسے افسانہ ماننے سے انکار کر دیا اور اس صنف کا بانی پریم چند کو قرار دیا۔پریم چند کے اولین افسانہ نگار ہونے میں ہمارے محققین و ناقدین کے درمیان اختلافات ضرور پائے جاتے ہیں لیکن اس میں اختلاف کی گنجائش قطعی باقی نہیں رہی کہ پریم چند پہلے افسانہ نگار ہیں جنہوں نے افسانے کو براہ راست دبے کچلے عوام سے جوڑا اور سماج میں رائج استحصال کی ترجمانی اور حقیقت پسندی کی وہ مستحکم روایت قائم کی جس کی اتباع نہ صرف ان کے عہد کے علی عباس حسینی، اعظم کریوی اور سدرشن وغیرہ نے کی بلکہ آج بھی ان کے تتبع میں افسانے لکھے جاتے ہیں۔

موضوعاتی سطح پر پریم چند کے حقیقت پسندی کے متوازی سجاد حیدر یلدرم نے رومانیت کو اپنے افسانوں میں خصوصی جگہ دی جس کی ارتقائی شکل نیاز فتحپوری، مجنوں گورکھپوری اور حجاب امتیاز علی وغیرہ کے یہاں نمایاں ہیں لیکن یہ رجحان پریم چند کے حقیقت پسندی کے مقابلے میں پھیکا پڑ گیا کیونکہ اس وقت کے جو سماجی وسیاسی مسائل تھے وہ بیشتر ادیبوں کو پریم چند کی ہمنوائی پر مجبور کر رہے تھے۔اس لئے پریم چند نے اپنی کہانیوں کے ذریعہ جو شمع روشن کی تھی اس کی شعاعیں 1932ء میں شائع ہونے والے مجموعے "انگارے" میں صاف طور پر دکھائی دیتی ہیں۔یہ سجاد ظہیر، رشید جہاں، احمد علی اور محمود الظفر کے 9 افسانے اور ایک ڈرامے کا مشترکہ مجموعہ ہے۔اس میں فنی اعتبار سے اگرچہ ناقدین نے خامیاں بتائی ہیں لیکن موضوعاتی اعتبار سے اس کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔سماجی ناہمواری، انقلاب پسندی اور نفسیاتی معنویت کے ساتھ ساتھ مذہبی کھوکھلے پن کی طرف بھی قاری کی توجہ دلائی گئی ہے۔مولانا عبد الماجد نے اس کتاب کی ضبطی کے وجوہات میں ایک وجہ مذہب پر سجاد ظہیر کا شامل افسانہ "جنت کی بشارت" کو بھی قرار دیا ہے۔"انگارے" گروپ کے سجاد ظہیر ہی ترقی پسند تحریک کے بنیاد گزار بنے۔اس تحریک نے اردو ادب کو کرشن چندر، راجندر سنگھ بیدی، عصمت چغتائی، سعادت حسن منٹو اور خواجہ احمد عباس وغیرہ جیسے عظیم افسانہ نگار دیے۔ان افسانہ نگاروں نے افسانے کو فنی اور موضوعاتی دونوں اعتبار سے عروج پر پہنچا کر افسانے کے ستون کی حیثیت حاصل کر لی۔بیسویں صدی کی چھٹی دہائی میں اردو افسانے میں ایک نیا رجحان کو فروغ حاصل ہوا جسے جدیدیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔جدیدیت کے علمبرداروں نے کائنات کے مسائل پر ذات اور وجود کے مسائل کو ترجیح دی۔اس دور کے افسانہ نگاروں نے اسلوب کی سطح پر علامت واستعارات کی پیش کش میں اتنی شدت اختیار کی کہ اکثر یہ علامات گنجلک اور ابہام کا شکار ہو گئیں اور ترسیل کا المیہ پیدا ہو گیا۔

بیسویں صدی کی آٹھویں دہائی کے افسانہ نگاروں نے جدیدیت اور ترقی پسندی سے مفید چیزوں کو اپناتے ہوئے افسانے تخلیق کئے جنہیں مابعد جدیدیت سے موسوم کیا گیا۔ان افسانہ نگاروں نے سب سے پہلے چیستاں بنا دینے والی علامت واستعارے سے کنارہ کشی اور فنی لوازمات کو برتتے ہوئے افسانے کا رشتہ سماجی مسائل

self attest
md. Reyazuddin
15/04/24

15/4/24

سے قائم کیا، فرد محض ایک فرد نہیں رہا بلکہ سماج کا نمائندہ قرار دیا گیا۔ علامتوں سے افسانے کو گنجلک بنانے کے بجائے اس کا استعمال کہانی کو موثر اور تہہ دار بنانے کے لئے کیا جانے لگا۔ بلکہ یوں کہیے کہ علامت و استعارے افسانہ نگار اپنے مطمح نظر کو پیش کرنے کے لئے کرنے لگا۔ اکیسوی صدی کے افسانہ نگار انہیں میلانات کے ساتھ اپنے منفرد اور تجرباتی تکنیک و اسلوب میں کہانیاں لکھ رہے ہیں جن میں • سید محمد اشرف، حسین الحق، شوکت حیات، یسین احمد، پیغام آفاقی، غضنفر، مشرف عالم ذوقی، خالد جاوید، سلام بن رزاق، ساجد رشید، انور خان، ابن کنول، ذکیہ مشہدی، شائستہ فاخری، صادقہ نواب صحر، طارق چھتاری، بیگ احساس، احمد صغیر، ترنم ریاض اور دیپک بدکی وغیرہ اہمیت کے حامل ہیں۔ اکیسویں صدی کے آغاز میں جدید ٹکنالوجی، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور دیگر نت نئے ایجادات نے دنیا کو عالمی گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے جس سے جہاں بہت ساری آسانیاں پیدا ہورہی ہیں وہیں نئے مسائل بھی جنم لے رہے ہیں۔ تشنہ آرزوؤں، نفسانی خواہشوں اور جنسی بے راہ روی نے اخلاقی پستی کو زوال آمادہ کر دیا ہے۔ شہری زندگی میں کاہلی، بیکاری، بددیانتی، رشوت ستانی نے ضمیر کا پامال کر دیا ہے۔ کرب ویاس کے اس ماحول نے عوام کو ذہنی کشمکش میں تبدیل کر دیا ہے جس کی وجہ سے اس کی شخصیت ٹوٹ کر بکھر گئی ہے۔

اکیسویں صدی کے افسانہ نگاروں نے بدلتے ہوئے معاشرہ کی مکمل عکاسی کی ہے۔ ان کے موضوعات ذات کے کرب اور استحصالی نظام تک محدود نہیں رہے بلکہ ہر اس موضوع کو اپنا لیا جس کا تعلق انسان اور انسانیت سے ہے چونکہ اکیسویں صدی تک آتے آتے انسان نے مختلف جہات میں کافی ترقی کر لی ہے۔ سوچ وفکر میں نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ انسان اپنی منزل مقصود کے حصول میں غیر انسانی عمل بھی اختیار کرنے میں دریغ نہیں کر رہا ہے، انسان صاحب ثروت اور صاحب منصب بننے کی تگ ودو میں انسانی اخلاق واقدار کو مسمار کرتا نظر آرہا ہے۔ موروثی اور خاندانی تہذیبیں پامال ہورہی ہیں۔ مشرقی قدریں مغرب کے منفی اثرات کے سبب مضمحل ہورہی ہیں۔ اس کے علاوہ سائبر کرائم، مذہبی منافرت، فرقہ واریت، سیاسی منافقت، سماجی ناہمواری، معاشی بدحالی، انسانی بے توقیری اور شہری مسائل کی عکاسی جیسے مسائل عصر رواں کے افسانوں میں جگہ پاتے ہیں۔

اغراض ومقاصد:(Objective of Research)

میری تحقیق کے درج ذیل اغراض ومقاصد ہوں گے:

اکیسویں صدی کے سماجی، معاشی شہری صورت حال کو پیش کرنا۔

اکیسویں صدی اور عصر رواں کے اہم افسانہ نگاروں کا تعارف پیش کرنا۔

اکیسویں صدی کے اہم افسانوں میں شہری تنوعات کا احاطہ کرنا۔

اکیسویں صدی کے اہم افسانوں کے شہری خصوصیات کو اجاگر کرنا،

اکیسویں صدی کے افسانوں کا بحیثیت تخلیق کار کے تعین قدر کرنا۔

تحقیق کے حدود:(Research Coverage)

اس مقالہ میں اکیسویں صدی کے نامور ادیب بکہنہ مشق افسانہ نگاروں کی شخصیت کے تعارف کے ساتھ ساتھ ان کے افسانوں میں موجود فنی اور شہری مسائل کی عکاسی نہایت صراحت کی ساتھ کی جائے گی۔ اور افسانوں کے منظر نامے اور شہری تنوعات کے امتیازات کو بھی اجاگر کیا جائے گا۔

تحقیقی کام سے اردو زبان وادب میں اضافہ:

(Contribution of Research Work to the Discipline of Urdu Language and Literature)

میرے اس تحقیقی کام سے اردو افسانے کی تفہیم میں مزید وسعت پیدا ہوگی اور اکیسویں صدی کے اردو افسانے میں مذکورہ شہری مسائل کو نمایاں کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اکیسویں صدی کے افسانوی منظر نامے میں ابھرنے والے اوصاف کو نمایا کایجائے گا

Self attested
Md. Riyazuddin
15/04/2024

مجوزہ موضوع پر موجود تحقیق: (Existing Research in the Area)

میری معلومات کی حد تک اکیسویں صدی کے افسانوں میں شہری مسائل کی عکاسی پر اب تک کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا ہے۔ ہاں بعض جامعات میں اس صدی کے افسانوں پر مقالے لکھے گئے ہیں۔ لیکن شہری مسائل سے گریز کیا گیا ہے۔ جب کہ میری کوشش ہوگی کہ میں اکیسویں صدی کے نمائندہ افسانہ نگاروں کے حوالے سے اردو افسانوں میں درپیش شہری مسائل کا تجزیہ کیا جائے اور عصر حاضر کے افسانوں کے سمت و رفتار کا تعین کیا جائے۔

مواد کی فراہمی کے وسائل

دوران تحقیق درج ذیل وسائل سے مواد حاصل کیا جائے گا۔

1۔ ہندوستان کی مختلف مرکزی اور صوبائی جامعات کے کتب خانوں سے بنیادی اور ثانوی مواد حاصل کئے جائیں گے۔

2۔ دیگر کتب خانوں سے بنیادی و ثانوی مواد حاصل کئے جائے گے۔

3۔ موضوع سے متعلق مختلف جامعات کے ماہر اساتذہ سے گفتگوں کی جائے گی۔

4۔ دیگر ناقدین اور محققین سے بات چیت اور انٹرویو کے ذریعے مواد حاصل کئے جائیں گے۔

5۔ مختلف رسائل و جرائد سے مواد حاصل کئے جائیں گے۔

6۔ انٹرنیٹ سے بھی استفادہ کیا جائے گا۔

تحقیق کا طریقہ کار: (Research Methodologies)

اس مقالہ میں تحقیق کے اصول وضوابط کی روشنی میں سائنٹفک طریقہ کار اور معروضی انداز کو اپناتے ہوئے اکیسویں صدی کے افسانوں کے شہری مسائل کے حوالے سے تفصیلی اور مکمل تحقیقی وتنقیدی گفتگوں کی جائے گی۔ فن، اسلوب اور موضوعاتی مباحث کو بنیادی و خصوصی اہمیت دی جائے گی، مقالے کی تیاری میں ان تمام وسائل کو استعمال کرنے کی کوشش کی جائے گی جس سے مقالے کو بہتر سے بہتر شکل میں پیش کیا جاسکے۔ اساتذہ و ماہرین وغیرہ سے اکیسویں صدی کے نئے نئے شہری مسائل کو فن وتکنیک، موضوع و اسلوب کو سمجھنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس موضوع کو جن طریقہ ہائے کار کے ذریعہ زیر بحث لایا جائے گا وہ درج ذیل ہیں۔

تحقیقی طریقہ کار

تنقیدی طریقہ کار

معروضی طریقہ کار

تجرباتی طریقہ کار

موضوعاتی طریقہ کار

اسلوبیاتی طریقہ کار

حاصل مطالعہ (Conclusions)

حاصل مطالعہ میں جملہ نتائج کو پیش کیا جائے گا، اکیسویں صدی کے افسانوں میں شہری مسائل کے امتیازات کو اجمالی طور پر اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اس عہد کے افسانہ نگاروں کے ادبی مقام و مرتبے کا تعین کیا جائے گا۔

Self attested
Md. Reyazuddin
15/04/2024

[illegible] 5/4/24

مجوزہ ابواب بندی: (Work Design of the proposed Work)

ابتدائیہ (Introduncton)

باب اول: اکیسویں صدی میں اردو افسانہ: منظر پس منظر

Chepter-1 (Ikkisween Sadi Mein Urdu Afsana Manzar Pas Manzar)

باب دوم: اکیسویں صدی کے نمائندہ افسانہ نگاروں کا مختصر تعارف

Chepter-2 (Ikkisween Sadi Ke Numaenda Afsana Nigaron Ka Mukhtasar Taaruf)

باب سوم: اکیسویں صدی کے افسانوں میں مسائل ومیلانات۔ایک تجزیہ

Chepter-3 (Ikkisween Sadi Ke Afsanon Mein Masael-o-Mailanat:Ek Jaeza)

باب چہارم: اکیسویں صدی کے نمائندہ افسانہ نگاروں کے افسانوں میں شہری مسائل کی عکاسی

Chapter-4 (Ikkisween Sadi Ke Numaenda Afsana Nigaron ke Afsanon mein Shahri Masael ki Akkasi)

باب پنجم: اکیسویں صدی کے نمائندہ افسانوں کا فکری وفنی جائزہ

Chepter-5 (Ikkisween Sadi Ke Numaenda Afsanon Ka FiKri wa Fanni Jaeza)

Conclusion حاصل مطالعہ

Bibliography کتابیات

15/4/24

Dr Ghulam Sarwar
Associate professor

Signature of the Supervisor)) دستخط نگراں

(Signature of the Researcher) دستخط تحقیق کار

Date.............

بنیادی ماخذ:

نمبر شمار	مصنف	کتاب کا نام	ناشر	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱۔	سلام بن رزاق	شکستہ بتوں کے درمیان	دارالاشاعت مصطفائی	دہلی	2010
۲۔	سلام بن رزاق	ننگی دوپہر کا سپاہی	یورائٹر پبلیکیشنز	ممبئی	1977
۳۔	سلام بن رزاق	زندگی افسانہ نہیں		دہلی	1987
۴۔	مشرف عالم ذوقی	نیلام گھر		دہلی	1995
۵۔	مشرف عالم ذوقی	صدی کو الوداع کہتے ہوئے		دہلی	1992
۶۔	ابن کنول	تیسری دنیا کے لوگ	مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ	دہلی	2000
۷۔	خالد جاوید	برے موسم میں	ایڈشات پبلی کیشنز	ممبئی	200

ثانوی ماخذ:

نمبر شمار	مصنف	کتاب کا نام	ناشر	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱۔	ابن کنول	اردو افسانہ		دہلی	2011
۲۔	مرزا خلیل احمد بیگ	اردو افسانے کی روایت	عالمی میڈیا پراءویٹ لمیٹیڈ	دہلی	2013
۳۔	عزیز احمد	ابن کنول بحیثیت افسانہ نگار			2014
۴۔	ڈاکٹر محمد حامد	اردو افسانے کا ارتقاء			1986
۵۔	عظیم الشان صدیقی	اردو افسانہ فکروفنی مواحث			2010